تفسیر مظہری
تالیف
حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی
تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات
مولانا سید عبدالدائم الجلالی
دارالاشاعت

تفسیر مظہری

جلد ہفتم

سورۂ اسرائیل سے سورۂ انبیاء تک

پارہ ۱۵ تا پارہ ۱۷ کا نصف رکوع ۷ تک

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ ــــ فون ۲۱۳۷۶۸

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : صفحات در ۶ جلد

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26-نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بک ڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

رفعت اسی طرح تھی جس طرح ہم نے بیان کردی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس کا اہل مشرق کے ساتھ سلوک ایسا ہی تھا جیسا مغرب والوں کے ساتھ تھا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جس طرح ذوالقرنین نے سورج کو دلدلی چشمہ میں ڈوبتا محسوس کیا تھا اسی طرح دلدل سے بر آمد ہوتے پایا تھا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جس طرح مغرب والوں کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں بنائی اسی طرح مشرق والوں کے لئے بھی سورج سے کوئی آڑ نہیں تھی۔

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾　اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ سامان تھا ہم کو اس کی پوری خبر تھی۔

یعنی ذوالقرنین کے پاس کتنی فوج تھی، کتنا مال واسباب تھا اور کتنے آلات جنگ اور علمی ذرائع تھے۔ غرض اس کی ساری بیرونی اور اندرونی طاقت وسر وسامان سے ہم واقف ہیں، مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اتنا لشکر اور سامان اور مال واسباب تھا کہ کسی کو معلوم نہیں ہم ہی اس سے واقف ہیں۔ اَحَطْنَا کے لفظ سے فوج کی کثرت اور سامان وحکومت کی وسعت کو ظاہر کرنا مقصود ہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾　پھر ذوالقرنین ایک تیسرے راستہ پر چل دیا۔ یعنی مغرب و مشرق کے درمیان جنوب سے شمال کی طرف۔

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو دونوں پہاڑوں سے ورے اس کو ایک ایسی قوم ملی جو تقریباً کوئی بات بھی سمجھتی نہ تھی۔

سُد اور سَد ہم معنی ہیں، عکرمہ نے کہا انسان کی بنائی بندش کو سَد کہتے ہیں اور قدرتی رکاوٹ و آڑ کو سُد۔ سَدَّیْن سے مراد اس جگہ وہ دو پہاڑ ہیں جن کے درمیان ذوالقرنین نے ایک دیوار بنادی تھی تاکہ یاجوج وماجوج پرے سے دیوار کے ورے نہ آسکیں، بیچ میں دیوار حائل ہوجائے۔ یہ دونوں پہاڑ آرمینیا اور آذربائیجان کے تھے۔ ابن المنذر نے حضرت ابن عباسؓ کی طرف اس قول کی نسبت کی ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ ترکوں کی حدود جہاں ختم ہوتی ہیں۔ اس کے بالکل آخری شمال میں دو پہاڑ تھے جن سے پرے یاجوج وماجوج تھے وہی دونوں پہاڑ مراد ہیں۔ یہ قول سعید بن منصور نے سنن میں اور ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں نقل کیا ہے۔

مِنْ دُوْنِهِمَا یعنی دونوں پہاڑوں کے سامنے۔

لَا يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا یعنی کسی دوسرے کی بات نہیں سمجھتے تھے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ کسی دوسرے کی بات سمجھتے تھے نہ کوئی دوسرا ان کی بات سمجھتا تھا۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

انہوں نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج وماجوج ہمارے ملک میں آکر تباہی مچاتے ہیں۔ یعنی قتل وغارت کرتے اور ہماری کھیتیوں کو اجاڑ دیتے ہیں۔ کلبی نے کہا موسم بہار میں یاجوج وماجوج گھس آتے تھے، تمام سبز چیزوں (سر سبز کھیتیوں اور پھلوں ترکاریوں) کو تو کھالیتے تھے اور خشک چیزوں کو اٹھا کر اپنے ملک کو لے جاتے تھے، ان لوگوں کو ان سے بڑا دکھ پہنچتا تھا۔ بعض نے کہا وہ آدم خور تھے آدمیوں کو کھاجاتے تھے۔

یاجوج وماجوج عجمی لفظ ہیں، بعض کے نزدیک عربی ہیں، عرب بولتے ہیں آج الظلم یعنی اَسْرَع۔ بغوی نے لکھا ہے یہ دونوں لفظ اَجِيْجُ النَّار (آگ کا شعلہ، بھڑک، شرارہ) سے ماخوذ ہیں کثرت تعداد کی وجہ سے ان کو آگ کے شعلوں اور چنگاریوں سے تشبیہ دی گئی۔

بغوی نے لکھا ہے یاجوج وماجوج یافث بن نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ ضحاک نے کہا وہ ترکوں کی ایک نسل ہے۔ سدی نے کہا ترک یاجوج کا ایک فوجی دستہ تھا جو (پہاڑوں سے ورے) نکل آیا تھا، جب ذوالقرنین نے دیوار (سد) بنادی تو وہ راستہ پہاڑوں سے ادھر ہی رہ گیا تمام ترک اسی کی نسل سے ہیں۔ قتادہ نے کہا یاجوج کے ۲۲ قبائل تھے ذوالقرنین نے سد بنائی تو ایک قبیلہ ادھر ہی

رہ گیا ٢١ قبائل ادھر چلے گئے اسی ایک قبیلہ کو ترک کہا جاتا ہے کیونکہ سد سے ورے اس کو ترک کردیا (چھوڑ دیا) گیا تھا۔

اہل تاریخ نے لکھا ہے حضرت نوحؑ کے تین بیٹے تھے سام، حام، یافث۔ سارے عرب فارس اور روم والے سام کی نسل سے ہیں اور حام کی نسل سے حبش زنج اور نوبہ کے لوگ ہیں (یعنی سارا افریقہ حام کی نسل سے ہے) اور یافث کی نسل سے ترک خرز صعالیہ اور یاجوج و ماجوج ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کا قول عطاء کی روایت میں آیا ہے کہ سارے آدمی تو ایک حصہ ہیں اور یاجوج و ماجوج دس حصے (یعنی یاجوج و ماجوج کی تعداد باقی انسانوں سے دس گناہ زائد ہے)

حضرت حذیفہ کی مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یاجوج (ایک الگ) قوم ہے اور ماجوج (دوسری) قوم ہے ہر ایک کی تعداد چار سو ہزار (چار لاکھ) ہے وہ سب آدم کی اولاد ہیں ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اپنی پشت (یعنی نسل) سے پیدا شدہ ایک ہزار آدمی ایسے نہ دیکھ لے جو ہتھیار اٹھانے کے قابل ہوں (یعنی جوان ہوں) یہ لوگ غیر آباد دنیا کی طرف پھیلتے جائیں گے۔

میں کہتا ہوں شاید حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ذوالقرنین نے دیوار بنوائی تھی اور یاجوج و ماجوج کی ادھر آنے سے بندش کردی تھی تو اس وقت ان کے دو گروہ تھے ہر گروہ کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ چکی تھی اس کے بعد کتنی ہو گئی تو ظاہر ہے کہ جب ہر شخص اپنی نسل کے ایک ہزار آدمی چھوڑ کر مرتا ہے تو ان کی گنتی کون کر سکتا ہے۔

(یَسِیْرُوْنَ اِلٰی خَرَابِ الدُّنْیَا کا ایک ترجمہ تو وہ ہے جو اس فقیر مترجم نے کیا، دوسرا ترجمہ حضرت مفسرؒ نے فرمایا کہ) یَسِیْرُوْنَ اِلٰی خَرَابِ الدُّنْیَا کا یہ معنی ہے کہ قیامت کے قریب وہ سد کو توڑ کر نکلیں گے اور ویران دنیا کی طرف آئیں گے (یہ فقیر اس ترجمہ کو بعید از فہم جانتا ہے) واللہ اعلم۔

بغوی نے لکھا ہے یاجوج و ماجوج تین طرح ہیں ایک قسم تو درخت ارز کے برابر ہے، ان میں سے ہر شخص کا قد ایک سو بیس ہاتھ لمبا ہے۔ دوسری قسم کا طول و عرض برابر ہوتا ہے۔ ١٣٠ ہاتھ لمبا اور اتنا ہی چوڑا، ان کے سامنے کوئی پہاڑ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ تیسری قسم وہ ہے جو ایک کان بچھاتے اور ایک کان اوڑھتے ہیں (قیامت کے قریب جب یہ برآمد ہوں گے تو) جو گھوڑا یا خنزیر یا جنگلی وحشی جانور ان کے سامنے آجائے گا اس کو بغیر کھائے نہیں چھوڑیں گے ان میں سے جو کوئی مر جاتا ہے اس کو کھا لیتے ہیں ان کا اگلا دستہ شام میں اور پچھلا حصہ خراسان میں ہوگا، مشرق کے تمام دریاؤں اور بحیرۂ طبریہ (بحیرۂ مردار) کا پانی پی جائیں گے۔

بغوی نے لکھا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا ان میں سے بعض کا طول ایک بالشت اور عرض ایک ہاتھ ہے اور بعض بہت زیادہ لمبے ہیں۔

کعب احبار نے کہا وہ اولاد آدم میں ایک عجیب مخلوق ہیں۔ ایک روز حضرت آدمؑ کو احتلام ہوا اور نطفہ مٹی کے ساتھ مخلوط ہو گیا اس نطفہ سے اللہ نے یاجوج و ماجوج کو پیدا کر دیا وہ باپ کی طرف سے تو ہمارے (علاتی) بھائی ہیں لیکن ہماری ماں کی نسل سے نہیں ہیں۔

بغوی نے وہب بن منبہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ذوالقرنین رومی تھا اور ایک بڑھیا کا بیٹا تھا جوان ہوا تو نیک مومن بندہ ہوا اور اللہ نے اس سے فرمایا میں تجھے ایسی قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجوں گا جن کی زبانیں مختلف ہوں گی ان میں سے دو قومیں ایسی ہوں گی جن کے درمیان پوری زمین کے طول کا فاصلہ ہوگا ایک غروب آفتاب کے مقام پر ہوگی جس کو ناسک کہا جائے گا اور دوسری سورج نکلنے کے مقام پر ہوگی، جس کو منسک کہا جائے گا اور دو قومیں اور ہوں گی جن کے درمیان پوری زمین کا عرض فاصل ہوگا جنوب کی طرف والی قوم کو ہاویل کہا جائے گا اور شمال والی کو تاویل، باقی اقوام وسط ارض پر آباد ہوں گی جن میں جنات بھی ہوں گے، اور انسان بھی اور یاجوج و ماجوج بھی۔ ذوالقرنین نے عرض کیا پھر کس قوم کو ساتھ لے کر میں ان سے قوت اور